مولانا حکیم محمود احمد ظفر

خاندانِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بنو ہاشم کی رشتہ داریاں

سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاندانِ بنو ہاشم کی چند رشتہ داریوں کا تذکرہ گزشتہ شماروں میں اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ تینوں حضرات اپنی اس ترتیب کے ساتھ اُمّت میں افضل مانے اور جانے جاتے ہیں۔ لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعہ حضرات کے خیالات وجذبات بعض خاص وجوہ کی بنا پر اچھے نہیں۔ چنانچہ اپنی کتابوں میں جہاں کہیں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا اُن کے خاندان کا تذکرہ کیا گیا ہے تو ایسے نازیبا الفاظ اُن کے بارے میں لکھے گئے ہیں جن کو نقل کرتے ہوئے قلم کا سینہ شق اور عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے۔ لیکن تاریخ کے اوراق کی اگر ورق گردانی کی جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور کے خاندان کے ساتھ بھی خاندانِ بنو ہاشم کی بڑی قریبی رشتہ داریاں تھیں۔ اور خاندانِ بنو ہاشم نے ان کو کبھی اپنا دشمن نہیں سمجھا تھا۔ وگرنہ وہ ان سے کبھی بھی یہ رشتہ داریاں نہ کرتے۔ پھر ان میں سے اکثر رشتہ داریاں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہوئیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تاریخ میں بنواُمیّہ کی خلافت کے اختتام تک کبھی ایسا موقع نہیں آیا، جب ان دو خاندانوں میں کبھی عداوت اور دشمنی ہوئی ہو۔ بلکہ یہ دونوں خاندان آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے تھے۔ اب ان کی آپس میں رشتہ داری کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

رشتۂ اوّل:

اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ سلام اللہ علیہا، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ہمشیر تھیں۔ اس رشتہ کے لحاظ سے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے سُسر اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی برادرِ نسبتی ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ کو سُنّی اور شیعہ دونوں مؤرخین نے اپنی ہر کتاب میں بیان کیا ہے۔ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ’’رملہ‘‘ تھا۔ اور اُن کی والدہ کا نام صفیّہ بنت ابی العاص بن اُمیّہ بن عبد شمس تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے نکاح سے قبل آپ کا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور اس سے ایک لڑکی حبیبہ نامی پیدا ہوئی۔ جس پر ان کی کنیت اُمّ حبیبہ تھی۔ (کتاب المحبّر، ص:۸۸)

مشہور شیعہ مؤرخ اور نساب ابن شہرآشوب نے لکھا ہے:

وأم حبيبة بنت ابى سفيان و اسمها رملة و كانت عند عبدالله بن جحش فى سنة ست و بقيت الىٰ أمارة معاوية.	اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کا نام رملہ تھا۔ وہ ۶ھ تک عبداللہ بن جحش کے حبالۂ عقد میں رہیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہیں۔ (المناقب ابن شہرآشوب، جلد:۱، ص:۱۲۰، قم ایران)

علامہ محمد ہاشم خراسانی نے اپنی مشہور تاریخ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

السابعۃ رملۃ المکناۃ باُمّ حبیبۃ بنت ابی سفیان وخواہر معاویہ است ۔ وبعضے اسم اورا ہند گفتہ اند۔ واوّل زوجۂ عبداللہ بن رباب بود، ودر سالِ ہفتم از ہجرت آں حضرت اُورا تزویج فرمود۔ ودر سالِ چہل وچہارم ہجری در مدینہ از دنیا رحلت فرمود۔

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ساتویں (زوجۂ محترمہ سیدہ) رملہ تھیں۔ جن کی کنیت اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان تھی۔ یہ (سیدنا) معاویہ کی ہمشیر تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام ”ہند“ تھا۔ پہلے یہ عبداللہ بن رباب (جحش) کی اہلیہ تھیں۔ لیکن ۷ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی فرمائی۔ اور ۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(منتخب التواریخ، ص:۲۲، طبع ایران)

اہل سنت والجماعت کی سب کتابوں میں سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی نسبت سے تذکرہ موجود ہے۔ ابن سعد نے رملہ نام سے ذکر کیا ہے۔ اور اُمّ حبیبہ کنیت کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ عبداللہ جحش سے نکاح کے نتیجے میں ان کے ایک بچی حبیبہ نامی پیدا ہوئی۔ جو داوٗد بن عروہ بن مسعود ثقفی کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ (فکنیت بھا) اسی حبیبہ نامی بچی کے نام پر انہوں نے اپنی کنیت اُمّ حبیبہ رکھی۔

(طبقات ابن سعد، جلد:۸، ص:۹۶، بیروت) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نسب قریش، ص:۱۲۳)

رشتۂ دوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے دوسرا رشتہ یہ تھا کہ آپ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔ یعنی اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہن قریبۃ الصغریٰ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں، لیکن ان سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ چنانچہ لکھا ہے:

دسالفه من قبل اُمّ سلمة رحمها اللّٰه معاوية بن ابی سفیان بن حرب بن اُمیّة بن المغیره اخت ام سلمة لابیها لم تلد له.

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بن حرب بن اُمیّہ کے حبالۂ عقد میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے باپ کی طرف سے ان کی ہمشیر قریبۃ الصغریٰ تھیں جن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (کتاب المحبّر، ص:۱۰۲، لاہور)

رشتۂ سوم:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاندان بنو ہاشم سے ایک اور رشتہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم کے چچازاد بھائیوں کی اولاد میں سے حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے حبالۂ عقد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر ہند بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ بن حرب تھیں۔ اس نکاح سے اولاد بھی ہوئی، جن میں سے ایک لڑکے کا نام محمد تھا۔

چنانچہ لکھا ہے:

ھند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیّة الاموية اخت معاوية كانت زوج الحارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن هاشم فولد له ابنه محمداً.	ہند بنت ابی سفیانؓ، سیدنا معاویہؓ کی ہمشیر، حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں۔اور ان سے ایک لڑکا محمد پیدا ہوا۔ (الاصابہ، جلد: ۳،ص: ۵۸، تحت عبداللہ بن حارث، تہذیب التہذیب، جلد: ۵،ص:۱۸۱ حیدر آباد۔طبقات ابن سعد، جلد: ۵،ص:۲۴، بیروت)

ابن ابی الحدید نے بھی نہج البلاغۃ کی شرح میں اس رشتہ کا ذکر کیا ہے۔لکھا ہے:

و ارسل عبداللّٰه بن الحارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب و امّه هند بنت ابی سفیان بن حرب الٰی معاوية.	اورسیدنا حسن نے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب جن کی والدہ کا نام ہند بنت ابی سفیان بن حرب تھا، کوسیدنا معاویہ کی طرف بھیجا۔

معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہ بھانجے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خاص معتمد علیہ تھے۔ اسی وجہ سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے شرائطِ صلح طے کرنے کے لیے ان کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا۔

رشتۂ چہارم:

اس سلسلہ میں ایک اور خاص رشتہ خاندان معاویہ رضی اللہ عنہ کا خانوادۂ بنی ہاشم سے یہ تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی سیدہ لیلیٰ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی زوجۂ محترمہ تھیں اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے علی اکبر کی والدہ ماجدہ تھیں۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ہمشیر سیدہ میمونہ بنت ابی سفیان تھیں ۔ان میمونہ بنت ابی سفیانؓ کی شادی عروہ بن مسعود ثقفی کے صاحبزادے مرّ ۃ سے ہوئی۔اس شادی کے نتیجہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام لیلیٰ تھا۔اس لیلیٰ کا نکاح سیدنا حسینؓ بن علیؓ سے ہوا۔اور سیدہ لیلیٰ بنت مرہؓ سے سیدنا حسینؓ کا ایک بیٹا علی اکبر پیدا ہوا، وہ میدانِ کربلا میں شہید ہوگیا۔اس لحاظ سے سیدنا معاویہؓ کی سگی بھانجی اور یزید بن معاویہؓ کی سگی پھوپھی زاد بہن شہیدِ کربلا سیدنا علی اکبر کی والدہ ماجدہ تھیں۔اس رشتہ کو بھی اہل سنت اور شیعہ مؤرخین دونوں نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ شیعہ مؤرخ شیخ عباس قمی نے لکھا ہے:

ودیگر از زوجات آنحضرت لیلیٰ بنت ابی مرّ ۃ بن عروۃ بن مسعود ثقفیہ است کہ مادرش میمونہ بنت ابی سفیان بود۔ واُووالدہ ماجدہ جناب علی اکبر است۔

ترجمہ: سیدنا حسین کی دیگر زوجات میں ایک لیلیٰ بنت ابی مرّ ۃ بن عروہ بن مسعود ثقفیہ تھیں۔ان کی والدہ ماجدہ میمونہ

بنت ابی سفیان تھیں۔ اور وہ لیلیٰ سیدنا علی اکبر بن حسین کی والدہ محترمہ تھیں۔

(منتہی الآمال، عباس قمی، جلد: ص: ۵۴۱، تہران)

علامہ ابی الفرج اصفہانی الشیعی نے بھی اس رشتہ کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

و علی بن الحسین وھو علی الاکبر و لا عقب له و یکنّی اب الحسن و امّه لیلی بنت مرّة بن عروه بن مسعود الثقفی و امّها میمونة بنت ابی سفیان بن حرب.

ترجمہ: اور علی بن حسین جو علی اکبر کے نام سے مشہور تھے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ ان کی والدہ ماجدہ لیلیٰ بنت مرۃ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھی۔ اور لیلیٰ کی والدہ (علی اکبر کی نانی) میمونہ بنت ابی سفیان بن حرب تھیں۔

(مقاتل الطالبین، جلد: ۱، ص: ۵۴، بیروت)

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اسی عروہ بن مسعود ثقفی کی بیٹی اُمّ سعید سیدنا علیؓ بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ تھیں، جس عروہ بن مسعودؓ کی پوتی سیدنا حسینؓ بن علیؓ کی زوجہ تھیں۔ (ملاحظہ ہو: منتخب التواریخ، ص: ۱۲۳، تہران)

اہل السنّت کے علمائے انساب نے بھی اس رشتہ کو ذکر کیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:

ولد الحسین بن علی بن ابی طالب علیاً اکبر قتل بالطفّ مع ابیه و امّه لیلی بنت ابی مرّة بن عروه بن مسعود الثقفی...... امّها میمونة بنت ابی سفیان بن حرب بن اُمیّة.

سیدنا حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کے صاحبزادے علی اکبر جو اپنے باپ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی والدہ لیلیٰ بنت ابی مرۃ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھیں اور ان لیلیٰ کی والدہ میمونہ بنت ابی سفیانؓ بن حرب بن اُمیّہ تھیں۔ (کتاب نسب قریش، ص: ۵۷) مزید تفصیل کے لیے تاریخ خلیفہ بن خیاط، جلد: ۱، ص: ۲۵۵۔

رشتۂ پنجم:

خاندانِ معاویہؓ اور خاندانِ بنو ہاشم کی ایک اہم رشتہ داری جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں یہ تھی کہ سیدنا علیؓ کے بھتیجے سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار کی بیٹی اُمِّ محمد سیدنا معاویہؓ کے بیٹے یزید کے نکاح (۱) میں تھی۔

(ملاحظہ ہو: جمہرۃ الانساب ابن حزم، ص: ۶۲)

چنانچہ علامہ ذہبی نے لکھا ہے:

(۱) حاشیہ: یزید بن معاویہؓ جہاں سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ کے داماد تھے، وہاں سیدنا عمر بن الخطابؓ کے بیٹے عاصم بن عمرؓ کے بھی داماد تھے۔ اور سیدنا عاصم کی بیٹی اُمّ المسکین آپ کے نکاح میں تھیں۔ یہ اُمّ المسکین بڑی عابدہ، زاہدہ اور پاکباز خاتون تھیں۔ اور یہ عمر ثانی سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ راشد کی سگی خالہ تھیں۔

أُمّ المسكين بنت عاصم بن عمر خالة عمر بن عبدالعزيز و زوجة يزيد بن معاوية. اُمِّ مسکین بنت عاصم بن عمرؓ، عمر بن عبدالعزیز کی خالہ تھیں اور یزید بن معاویہؒ کی اہلیہ۔

(میزان الاعتدال، جلد: ۵، ص: ۶۱۳، بیروت)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ابن قتیبہ کی کتاب المعارف، ص: ۱۸۰ اور بلاذری کی کتاب الانساب والاشراف ودیگر کتب النساب وتواریخ وغیرہم۔

جس طرح یزید بن معاویہؒ نے اُموی ہوتے ہوئے بنو ہاشم میں شادی کی تھی اسی طرح سیدنا حسینؓ بن علیؓ نے بھی ہاشمی ہوتے ہوئے اُموی خاندان میں شادی کی۔ اسی طرح سیدنا حسینؓ کی ایک بیوی حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ تھیں۔ (کتاب المحبّر، ص: ۴۴۸)

یہ عبداللہ بن جعفر طیارؓ سیدنا حسینؓ کے حقیقی بہنوئی بھی تھے۔ کیونکہ آپ کی بڑی ہمشیر سیدہ زینب بنت علیؓ جو کہ سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے تھیں۔ ان کے حبالۂ عقد میں تھیں۔

اس لحاظ سے سیدنا حسینؓ، یزید بن معاویہؒ کی اہلیہ اُمّ محمد کے ماموں ہوتے ہیں۔ تیسرا رشتہ وہ تھا جس کا گزشتہ صفحات میں ذکر ہو چکا ہے کہ یزید بن معاویہؒ کی سگی پھوپھی زاد بہن لیلیٰ بنت ابی مرّۃ بن عروہ بن مسعود ثقفی سیدنا حسینؓ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اور سیدنا حسینؓ کے بیٹے علی اکبر اسی کے بطن سے تھے۔ اس نسبت سے یزید بن معاویہؒ سیدنا علی اکبر کا ماموں لگتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ سے اس دامادی کے رشتہ کی وجہ سے یزید بن معاویہؒ ان پر بڑی داد ودہش کرتا تھا۔ چنانچہ سیدنا معاویہؓ ان کو دس لاکھ سالانہ دیتے تھے۔ یزید بن معاویہؒ نے ۴۰ لاکھ سالانہ دینا شروع کر دیا۔ لیکن سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ یہ ساری رقم اہلِ مدینہ میں تقسیم کر دیتے تھے۔

(ملاحظہ ہو: کتاب الانساب والاشراف للبلاذری، جزء رابع قسم ثانی، ص: ۳۰، یروشلم۔ البدایہ والنہایہ، جلد: ۹، ص: ۳۳)

سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ کا داماد ہونے کی حیثیت سے یزید بن معاویہؒ سیدہ زینب بنت علیؓ کا بھی داماد تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یزید بن معاویہؒ نے دِمَشق میں اہلِ بیتِ نبوّت کی بہت خدمت کی۔ (ملاحظہ ہو: جلاء العیون، ملا باقر مجلسی، ص: ۶۲۲)

رشتۂ ششم:

رشتہ داری کے اس سلسلہ میں ان دونوں خاندانوں میں ایک رشتہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علیؓ کے چچا سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب کی پوتی سیدہ لبابہ بنت عبیداللہ بن عباسؓ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان بن حرب سے ہوئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

و تزوّجت لبابة بنت عبيد الله بن عباس بن عبدالمطلب العباس بن علی بن ابی طالب ثم خلف عليها الوليد بن عتبة بن ابی سفيان. اور لبابہ بنت عبیداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی شادی سیدنا عباس بن علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ ہوئی۔ پھر لبابہ کی شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔

(کتاب المحبّر، ص: ۴۴۱، نسب قریش، ص: ۱۳۳)

عمدۃ الطالب فی النساب آلِ ابی طالب، ص:۴۳ پر حواشی میں اس رشتہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔

رشتۂ ہفتم:

بنو ہاشم میں سے سیدنا جعفر طیارؓ کی پوتی یعنی محمد بن جعفر طیارؓ کی صاحبزادی سیدہ رملہ کی شادی بنو اُمیّہ میں ہوئی۔ پہلے ان کی شادی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی۔ اور بعد میں سیدنا معاویہ کے بھتیجے کے بیٹے سے ان کی شادی ہوئی۔ چنانچہ علامہ ابوجعفر البغدادی نے لکھا ہے:

و تزوّجت رملة بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب سلیمان بن هشام بن عبدالملک ثم ابا القاسم بن ولید بن عتبه بن ابی سفیان.	سیدہ رملہ بنت محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب کی شادی سلیمان بن ہشام بن عبدالملک بن مراون سے ہوئی۔ اس کے بعد ان کی شادی ابوالقاسم بن ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی۔

(کتاب المحبّر، ص:۴۴۹، لاہور)

رشتۂ ہشتم:

ایک رشتہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ سیدنا حسینؓ کے بھائی سیدنا عباس بن علیؓ بن ابی طالب جن کو عباسؓ علمدار بھی کہتے ہیں کی پوتی سیدہ نفیسہ بنت عبیداللہ بن عباس بن علیؓ بن ابی طالب کی شادی امیر یزید کے پوتے عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہؓ سے ہوئی۔ اور اس سے دو صاحبزادے علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید اور عباس بن عبداللہ بن خالد بن یزید پیدا ہوئے۔ (جمہرۃ انساب العرب، ص:۱۰۳، کتاب نسب قریش، ص:۷۹)

رشتۂ نہم:

سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ کی صاحبزادی اُمّ کلثوم جو سیدنا حسینؓ کی حقیقی بھانجی اور سیدہ زینب بنت فاطمۃ الزہراؓ کے بطن سے تھیں۔ ان کی پہلی شادی قاسم بن محمد بن جعفر طیارؓ سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نکاح سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ کے صاحبزادے سیدنا حمزہؒ سے ہوا۔ سیدنا حمزہؒ کے انتقال کے بعد ان کا نکاح طلحہ بن عمر بن عبیداللہ تیمی سے ہوا۔ ان سیدہ اُمّ کلثوم کا نکاح قاسم بن محمد بن جعفر طیّار کے انتقال کے بعد اُموی گورنر بصرہ حجاج بن یوسف ثقفی سے ہوا۔ لیکن ایک بیٹی پیدا ہونے کے بعد دونوں میں علیحدگی ہوگئی۔ ان اُمّ کلثوم کا تیسرا نکاح سیدنا عثمانؓ بن عفان کے صاحبزادے سیدنا ابان بن عثمانؓ سے ہوا۔ سیدنا ابان بن عثمانؓ کے انتقال کے بعد سیدہ اُمّ کلثوم سیدنا علیؒ بن عبداللہ بن عباسؓ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ (جمہرۃ انساب العرب، ص:۶۱، کتاب نسب قریش، ص:۸۳، المعارف، ص:۹۰)

❁ ❁ ❁